Date: ________

حصہ دوم

سوال نمبر : 2

تعارف :

اسلام کا بنیادی اور مرکزی عقیدہ توحید ہے۔ یعنی اللہ کی واحدانیت پر ایمان۔ یہ عقیدہ نہ صرف روحانی نجات کا ذریعہ ہے بلکہ فرد کی شخصیت اور اجتماعی زندگی پر بھی گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔

"قل ھو اللہ احد"
کہہ دو وہ اللہ ایک ہے

(سورۃ الاخلاص : 1)

لفظی معنی :

توحید کے لفظی معنی ہیں ایک جاننا اور ایک ماننا۔

اصطلاحی معنی :

اللہ تعالیٰ کی ذات کو یکتا ماننا۔ اور اس کی واحدانیت پر ایمان ہونا

شریعت کی رو سے توحید:

دین کی اصطلاح میں عقیدہ توحید کا مطلب ہے کہ اس کائنات کا خالق و مالک و مختار صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ جو ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا۔ جس کی نہ ابتدا ہے نہ ہی انتہا۔ جو کائنات کے ذرے ذرے پر محیط ہے اور تن تنہا پوری کائنات کو نظم و ضبط کے ساتھ چلانے والا ہے۔

مومنوں کی انفرادی زندگی میں توحید کے اثرات

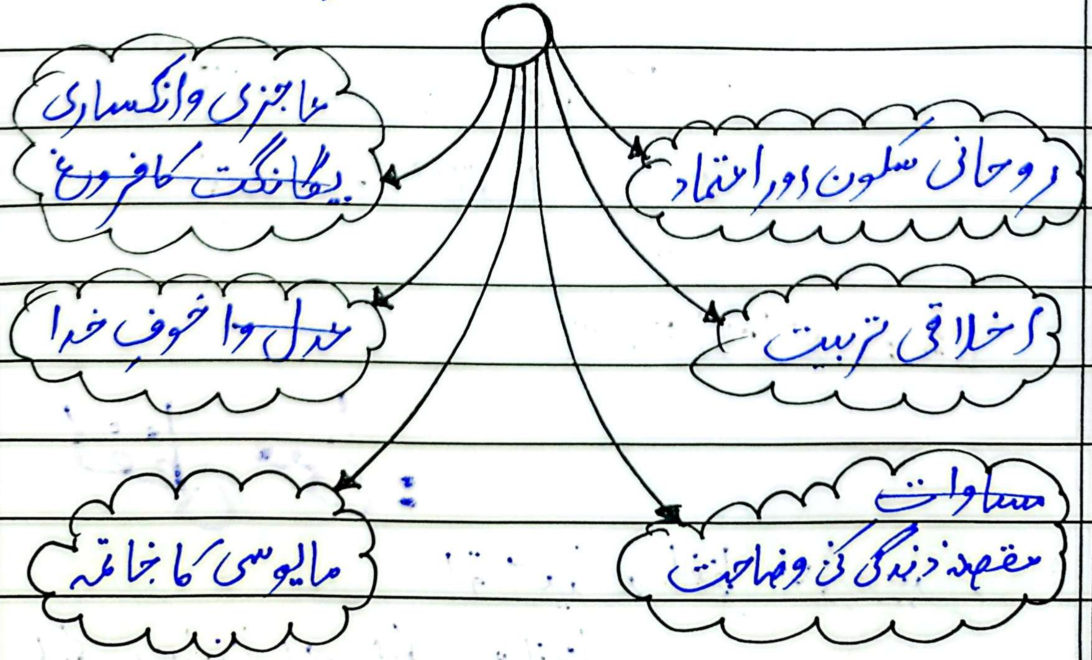

Date: ________________

اخلاقی تربیت اور کردار سازی 1

توحید کا تصور مومن کو جوابدہی کا احساس دلاتا ہے۔ جس سے وہ سچائی، دیانت اور عدل پر قائم رہتا ہے۔ اور معاشرے کا ایک با اخلاق اور باکردار شہری ثابت ہوتا ہے۔

حضرت علی فرماتے ہیں:
"جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔"

روحانی و قلبی سکون اور اعتماد 2

توحید انسان کو صرف اللہ پر بھروسہ کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ جس سے خوف، اضطراب اور بے یقینی ختم ہو جاتی ہے جو مومن کو روحانی اور قلبی سکون حاصل ہوتا ہے اور اعتماد بھی پیدا ہوتا ہے۔

"الا بذکر اللہ تطمئن القلوب"
اللہ پر ایمان انسان کو دلی سکون دیتا ہے۔

(سورۃ الرعد : 28)

"اللہ پر بھروسہ انسان کو دوسری کی غلامی سے آزاد کرتا ہے۔"

(سورۃ الفرقان : 58)

Date: ____________

خوفِ خدا :

توحید کا تصور مومن کو یہ شعور دیتا ہے کہ ہر عمل کا حساب اللہ کے سامنے دینا ہے جس سے وہ گناہوں سے بچتا ہے۔ اور یہ ہی خوف اس کو غلط راستے پر چلنے سے روکے رکھتا ہے۔

"واتقوا یوماً ترجعون فیہ الی اللہ"
اس دن سے ڈرو جب تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔
(سورۃ البقرہ : 281)

عاجزی و انکساری :

توحید کا تصور انسان میں عاجزی و انکساری پیدا کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے تمام کائنات کا رب وہی اللہ کی ذات ہے۔

مایوسی کا خاتمہ

اللہ کی واحدانیت پر یقین رکھنے سے انسان کبھی بھی مایوس اور نا امید نہیں ہوتا۔ وہ لوگوں، دولت یا حالات پر انحصار چھوڑ کر صرف اللہ پر یقین رکھتا ہے۔

"ایاک نعبد وایاک نستعین"
ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔

ZEENAT

(سورۃ الفاتحہ : ۵)

Date: ____________

توحید سکھاتی ہے کہ اللہ کی رحمت ہر گناہ، ہر دکھ، اور ہر مایوسی سے بڑی ہے۔ اور یہ بھی شعور دیتی ہے کہ ہر مشکل اللہ کی طرف سے آزمائش ہے نہ کہ سزا۔

"لا تقنطوا من رحمۃ اللہ"
اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو

(سورۃ الزمر: 53)

"فان مع العسر یسرا"
بے شک تنگی کے ساتھ آسانی ہے

(سورۃ الانشرح: 6)

مقصدِ زندگی کی وضاحت

تصورِ توحید انسان کی زندگی کو واضح مقصد عطا کرتا ہے جو کہ اللہ کی عبادت اور اس کی رضا کا ~~حصو~~ حصول ہے۔

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون
اور میں نے جن و انس کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔

(سورۃ الذاریات: 56)

Date: ______________

مومنوں کی اجتماعی زندگی میں توحید کے اثرات

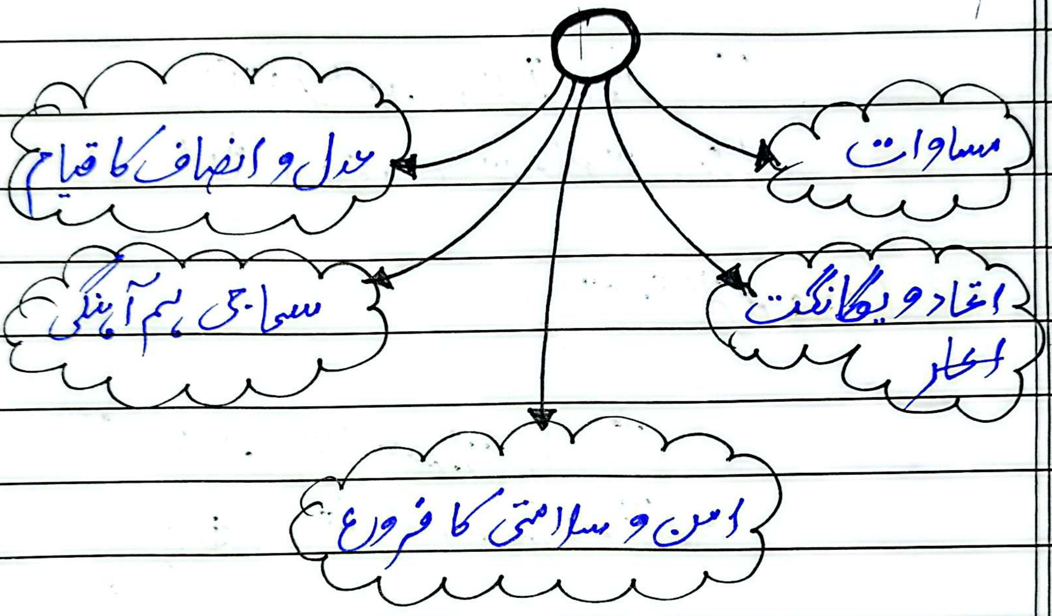

مساوات اور انسانی برابری

توحید کا تصور ہمیں سکھاتا ہے کہ ہم ایک ہی رب کے بندے ہیں۔ کوئی نسل، زبان یا قوم دوسرے پر فوقیت نہیں رکھتی۔

ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم

اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔

(سورۃ الحجرات: 13)

Date: ______________

اتحاد و یگانگت :

جب پوری قوم ایک اللہ کو مانتی ہے تو فرقہ واریت، تعصب اور گروہی تقسیم ختم ہو جاتی ہے۔ توحید کا تصور مومنوں کو ایک مقصد، ایک نظام اور ایک قیادت کے تحت متحد کرتی ہے۔

حضرت عمر نے فرمایا:

"ہم وہ قوم ہیں جسے اللہ نے اسلام کے ذریعے عزت دی۔"

عدل و انصاف کا قیام :

توحید کا تصور معاشرے میں عدل و انصاف کو فروغ دیتا ہے کیونکہ اللہ کی واحدانیت کا شعور انسان کو جوابدہی کا احساس دلاتا ہے۔

"ان اللہ یامر بالعدل والاحسان"

بے شک اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے

(سورۃ النحل: ۹۰)

سماجی ہم آہنگی :

توحید انسانوں کو ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنے، صلح و صفائی اور باہمی احترام کی تعلیم سے آراستہ کرتی ہے۔

Date: ____________

امن و سلامتی کا فروغ :

جب معاشرہ توحید پر قائم ہوتا ہے تو خوف، فساد اور انتشار کی جگہ امن، سکون اور بھائی چارہ آجاتا ہے۔

"جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہ کیا، ان کے لیے امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔"

(سورۃ الانعام : 82)

نتیجہ :

عقیدہ توحید صرف ایک مذہبی تصور نہیں بلکہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ یہ فرد کو روحانی سکون، اجتماع کو اتحاد اور دنیا کو عدل و انصاف فراہم کرتا ہے۔ یہ ہی وہ عقیدہ ہے جو اسلام کو ایک انقلابی دین بناتا ہے۔

———— × ———— × ————

ZEENAT

Date:

سوال نمبر : 6

تعارف :

اسلامی معاشرتی نظام کی بنیاد عدل، مساوات اور ہمدردی پر رکھی گئی ہے۔ اس نظام میں زکوٰۃ اور صدقہ نہ صرف مالی عبادات بلکہ معاشرتی فلاح و بہبود کا ستون قرار دیا گیا ہے۔ یہ دونوں عبادات دولت کی منصفانہ تقسیم، غربت کے خاتمے اور سماجی انصاف کے قیام میں کلیدی کردار ادا کرتی ہیں۔ ایک ایسا معاشرہ جہاں ہر فرد کو بنیادی ضروریات میسر ہوں، زکوٰۃ اور صدقہ کے عملی نفاذ کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

زکوٰۃ اور صدقہ کا تاریخی پس منظر :

زکوٰۃ کا نظام مدینہ منورہ میں ریاستی سطح پر نافذ کیا گیا جس کے ذریعے بیت المال کا قیام ہوا۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ کے دور میں زکوٰۃ کی تقسیم کا منظم نظام قائم ہوا جس سے معاشرتی مساوات کو فروغ ملا۔ فقہی طور پہ زکوٰۃ فرض عبادت ہے جبکہ صدقہ نفلی عبادت ہے۔ مگر دونوں کا مقصد اجتماعی فلاح ہے۔

Date: ____________

زکوٰۃ اور صدقات پر مبنی کے مؤثر نفاذ سے ایک برابری پر مبنی معاشرہ کا حصول

دولت کی منصفانہ تقسیم:

زکوٰۃ اور صدقات کے ذریعے دولت کا ارتکاز ختم ہوتا ہے۔ صاحبِ نصاب افراد اپنی آمدنی کا مخصوص حصہ مستحقین کو دیتے ہیں جس سے معاشی تفاوت کم ہوتا ہے۔

غربت کا خاتمہ:

زکوٰۃ و صدقات سے غریبوں کی بنیادی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔ جیسے خوراک، لباس، تعلیم اور علاج - یہ عمل معاشی اور معاشرتی استحکام کا باعث بنتا ہے۔

عزتِ نفس کا تحفظ:

اسلامی تعلیمات میں صدقہ اس انداز سے دیا جاتا ہے کہ محتاج کی عزتِ نفس مجروح نہ ہو - صدقہ فطر کی مثال رمضان میں دیکھی جا سکتی ہے۔

CamScanner

Date: ________

سماجی ہم آہنگی :

زکوٰۃ اور صدقہ سے طبقاتی خلیج کم ہوتی ہے اور بھائی چارے کو فروغ ملتا ہے۔ امیر و غریب ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں۔

فلاحی اداروں کی تشکیل :

زکوٰۃ اور صدقات کے ذریعے مدارس، ہسپتال، یتیم خانہ اور دیگر فلاحی ادارے قائم کیے جا سکتے ہیں جو معاشرے کے کمزور طبقات کی خدمت کرتے ہیں۔

عملی مثالیں :

* پاکستان میں اخوت فاؤنڈیشن
* الخدمت فاؤنڈیشن
* مدینہ کے دور میں بیت المال

"اور مال اللہ کی محبت میں رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں کو دیا کرو۔"

(سورۃ البقرہ : 177)

"ان کے مالوں میں سے صدقہ لے لو تاکہ تم انہیں پاک اور صاف کر دو۔"

(سورۃ التوبہ : 103)

ZEENAT

Date:

"اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ ان میں سے زکوٰۃ دینا بھی شامل ہے۔"

(صحیح بخاری)

صدقہ گناہوں کو اس طرح بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے

(ترمذی شریف)

نتیجہ :

زکوٰۃ اور صدقہ اسلامی معاشرتی نظام کے وہ ستون ہیں جو نا صرف فرد کو روحانی طہارت بخشتے ہیں بلکہ معاشرے کو معاشی اور سماجی طور پر مستحکم، مساوات پر مبنی اور ہمدردی سے لبریز بناتے ہیں۔ ان عبادات کے ذریعے ایک ایسا معاشرہ تشکیل پاتا ہے جہاں ہر فرد کو عزت، سہولت اور انصاف میسر ہوتا ہے آج کے دور میں ان احکام کو مؤثر انداز میں نافذ کر کے ہم غربت، ناانصافی اور طبقاتی فرق کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔

Date: ________

سوال نمبر : 8

(i)

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

اسلام ایک جامع دین ہے جو فرد کی روحانیت تربیت کے ساتھ ساتھ معاشرتی اصلاح پر بھی زور دیتا ہے اس اخلاقی نظام کی بنیاد دو اہم اصولوں پر ہے۔ "امر بالمعروف" یعنی نیکی کا حکم دینا اور "نہی عن المنکر" یعنی برائی سے روکنا۔ یہ دونوں اصول نہ صرف اخلاقی اقدار کو فروغ دیتے ہیں بلکہ ایک پرامن، منصف اور فلاحی معاشرے کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔

حدیثی دلائل :

"جو شخص تم میں سے کسی برائی کو دیکھے تو اسے ہاتھ سے روکے، اگر ایسا نہ کر سکے تو زبان سے روکے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو دل سے برا جانے، اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔"

(صحیح مسلم)

"نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔"

(سنن ابی داؤد)

ZEENAT

Date: ________________

فقہی و سماجی تجزیہ:

انفرادی سطح:

ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ نیکی کی دعوت دے اور برائی سے روکے یہ عمل دل کی صفائی، اخلاقی تربیت اور روحانی ترقی کا ذریعہ بنتا ہے۔

اجتماعی سطح:

معاشرے میں عدل، امن اور بھائی چارے کو فروغ دیتا ہے۔ ظلم، فحاشی، جھوٹ، چوری اور بدعنوانی جیسی برائیوں کا سدِباب ہوتا ہے۔

ریاستی سطح:

اسلامی ریاست کا فرض ہے کہ وہ نیکی کو فروغ دیں اور برائی کو روکیں۔ خلافتِ راشدہ میں یہ اصول باقاعدہ نافذ تھے جیسے محتسب کا نظام۔

نتیجہ:

"امر بالمعروف و نہی عن المنکر" اسلامی معاشرتی اصلاح کا بنیادی اصول ہے۔ اس پر عمل کر کے نہ صرف ہم اپنی ذات کو بہتر بنا سکتے ہیں بلکہ ایسا معاشرہ تشکیل دے سکتے ہیں جو عدل، امن اور اخلاقیات پر قائم ہو۔ آج کے دور میں اس فریضے کو مؤثر انداز میں ادا کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔

Date:

(ii)

عفو (درگزر و معافی)

اسلام امن، محبت، رواداری اور درگزر کا دین ہے۔ "عفو" ان اعلیٰ صفات میں شامل ہے جن کی تعلیم قرآن و سنت میں بار بار دی گئی ہے۔ یہ عمل نہ صرف ذاتی سکون کا باعث بنتا ہے بلکہ معاشرے میں نفرت، انتقام اور دشمنی کی آگ کو بھی بجھاتا ہے۔ معاف کر دینا دراصل اللہ کی صفاتِ رحمت و مغفرت کی پیروی ہے۔

قرآنی دلائل:

"اور جو شخص معاف کرے اور اصلاح کرے، تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے۔"
(سورۃ الشوریٰ : 40)

"کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں بخش دے؟"
(سورۃ النور : 22)

"معاف کر دینا تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔"
(سورۃ البقرہ : 237)

ZEENAT

Date: ______________

حدیثی دلائل :

"جو شخص اللہ کی رضا کے لئے عاجزی اختیار کرتا ہے اللہ اس کا درجہ بلند کرتا ہے۔"

(صحیح مسلم)

"معاف کرنے والا شخص اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے۔"

(ترمذی)

درگزر و معافی کے فوائد

دل میں نفرت اور انتقام کی آگ بجھتی ہے اور روحانی سکون نصیب ہوتا ہے۔ دشمنی ختم ہو جاتی ہے۔ معاف کرنے والا اللہ کی رضا حاصل کر لیتا ہے۔ اس سے معاشرتی ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے۔ معاف کر دینا کمزوری نہیں بلکہ اعلیٰ ظرفی ہے۔

نتیجہ :

اسلام میں معاف کرنا ایک عظیم صفت ہے جو انسان کو روحانی بلندی، اللہ کی رضا اور معاشرتی سکون عطا کرتی ہے۔ یہ عمل نہ صرف دوسروں کو فائدہ دیتا ہے بلکہ معاف کرنے والے کو بھی عزت، وقار اور اجر عظیم عطا کرتا ہے۔ آج کے معاشرے میں جہاں نفرت اور انتقام عام ہو چکے ہیں وہاں معافی کا جذبہ ہی امن و محبت کی بنیاد بن سکتا ہے۔

CamScanner

Date:

سوال نمبر : 4

تعارف :

اسلام امن کا دین ہے ۔ مگر مسلم دنیا میں انتہا پسندی کا بڑھتا ہوا رجحان نہ صرف داخلی استحکام بلکہ کو متاثر کر رہا ہے بلکہ اسلام کے پر امن پیغام کو بھی مجروح کر رہا ہے ۔ اس مسئلے کا حل صرف عسکری یا سیاسی نہیں بلکہ فکری اور اخلاقی بنیادوں پر ممکن ہے جنس کی جڑیں اسلامی تعلیمات میں موجود ہیں ۔

مسلم دنیا میں انتہا پسندی کے اسباب کا تنقیدی جائزہ

1 سیاسی جبر اور آمریت :

اظہار رائے پر پابندی ، عوامی آزادیوں کی کمی اور غیر شفاف حکومتیں نوجوانوں کو انتہا پسند گروہوں کی طرف مائل کرتی ہیں ۔

2 تعلیمی پسماندگی اور فکری جمود :

دینی اور عصری تعلیم میں توازن کی کمی ، تنقیدی سوچ کی عدم تربیت اور متعصب نصاب انتہا پسندی کو فروغ دیتا ہے ۔

ZEENAT

Date: ____________

3 معاشی محرومیاں:

غربت، بے روزگاری اور وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم نوجوانوں کو انتقام اور شدت پسندی کی طرف دھکیلتی ہے۔

4 فرقہ واریت اور مسلکی تعصب:

مسلکی اختلافات کو سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کرنا معاشرتی انتشار کا باعث بن سکتا ہے۔

5 مذہبی متون کی غلط تعبیر:

قرآن و حدیث کو سیاق و سباق سے ہٹ کر بیان کرنا شدت پسندانہ نظریات کو تقویت دیتا ہے۔

6 غیر ملکی مداخلت اور جنگیں:

افغانستان، عراق اور شام جیسے ملکوں میں بیرونی مداخلت نے انتہا پسند گروہوں کو تقویت دی۔

7 نظامِ عدل کی ناکامی:

جب مظلوم کو انصاف نہ ملے تو وہ انتقام کی راہ اختیار کرتا ہے۔ جس سے صرف وہ خود نہیں پورا معاشرہ ہی زیرِ اثر آتا ہے۔

ZEENAT

CamScanner

Date:

اسلامی تعلیمات برائے امن، رواداری اور اعتدال

قرآنی اصول:

"وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا"
اور اسی طرح ہم نے تم کو درمیانی امت بنایا:

(سورۃ البقرہ: 143)

"جس نے ایک انسان کو ناحق قتل کیا گویا اس نے پوری انسانیت کو قتل کیا۔"

(سورۃ المائدہ: 32)

"اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت سے دعوت دو۔"

(سورۃ النحل: 125)

1

Date: ________________

نبوی تعلیمات:

"مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے۔"

(صحیح بخاری)

طائف کے واقعے میں نبی ؐ نے بددعا کی بجائے دعا کی:

"اے اللہ! ان کو ہدایت دے کیونکہ یہ نہیں جانتے"

انتہاپسندی کے سدباب کے لیے اسلامی بنیادوں پر اقدامات

1 تعلیمی اصلاحات:

مدارس و جامعات میں اعتدال، تنقیدی سوچ اور بین المسالک احترام کی تعلیم دی جائے۔

"فکری تربیت کے بغیر مذہبی تعلیم شدت پسندی کو جنم دے سکتی ہے۔"

(اسکالر ڈاکٹر ساجد الرحمٰن)

Date: ____________

2 ## علماء کا مؤثر کردار:

علماء کو شدت پسندی کے خلاف واضح بیانیہ تشکیل دینا چاہیے۔

"علما کی خاموشی شدت پسندی کو تقویت دیتی ہے۔"

(مولانا امداد اللہ)

3 ## عدل و انصاف کا قیام:

مظلوم کو فوراً اور شفاف انصاف فراہم کیا جائے تاکہ انتقام کی راہیں بند کی جا سکے اور شدت پسندی کی روک تھام کی جا سکے۔

4 ## معاشی مواقع کی فراہمی:

نوجوانوں کو ہنر، روزگار اور تعلیم کی تربیت دی جائے۔ تاکہ وہ مثبت سرگرمیوں میں مشغول رہیں۔

5 ## بین المذاہب و بین المسالک مکالمہ:

مختلف فرقوں اور مذاہب کے درمیان مکالمے کو فروغ دیا جائے تاکہ غلط فہمیاں دور ہوں۔ اور مسلم دنیا میں انتہا پسندی کو روکا جا سکے۔

Date: ____________

6 **ریاستی سطح پر بیانیہ سازی :**

حکومتیں امن، اعتدال اور رواداری پر مبنی بیانیہ تشکیل دیں اور اسے تعلیمی اداروں اور میڈیا میں نافذ کریں۔

7 **نوجوانوں کی تربیت :**

نوجوانوں کو قیادت، خدمتِ خلق، اور اصلاحی سرگرمیوں میں شامل کیا جائے۔ تاکہ اسلامی طرز پر شدت پسندی کی روک تھام ہو سکے۔

نتیجہ :

مسلم دنیا میں انتہاپسندی ایک فکری، سماجی اور سیاسی مسئلہ ہے۔ جس کا حل صرف طاقت سے نہیں بلکہ تعلیم، انصاف اور اسلامی اصولوں پر مبنی اصلاح سے ہی ممکن ہے۔ اسلام کا اصل پیغام امن، اعتدال اور رواداری ہے، جسے مؤثر انداز میں نافذ کر کے مسلم دنیا کو انتہاپسندی سے نجات دلائی جا سکتی ہے۔

---x---x---